

۱۹۲۹
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH
جلد چہارم

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے سنجیدہ بیانی کی تنقید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شنونہ بنائیے۔ دو کمی کی پر تیوریاں چڑھائیے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ رائے کی اصابت۔ بھروسے اور رعایت نگہ و جیسی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل بصورت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے حسب طلب اور مذاق کے مطابق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ جب ہم پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ ہے پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان ہمت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کرالیں۔ ناممکن و معدوم نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلوانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ توہم کر نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار خطوط مینیجر کے نام موصول ہوتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار خریداروں کے دو لفافے [illegible] پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو [illegible] ادا نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جن کو خریداری منظور ہو وہ اطلاعی چٹھی کا جواب ملنا چاہیے جسکی بدولت کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر [illegible] تحریر [illegible] ذمہ دار ہیں

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو صاحب خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۱

مضامین

بابت ۲۰ نومبر ۱۹۲۹ء

مذمت عشق

(از افادات جناب [illegible])

ساقیا دے شراب گل رنگ / درد دل کی دوا ہے گلگوں
شب فرقت نے تنگ کیا ہے / پھر سے مرنے کا وقت آیا پھر
آسمان کو جو چاند تارے ہیں / مجھ کو سینے کے داغ پیارے ہیں
داغ دل جو جگر کے روشن ہیں / ماہ اور مہر کے روشن ہیں
نارسائی کی کل گزاری رات / آج ان کو گئیں گے ساری رات
کیا غرض ہو سکا آسمان دیکھیں / اپنی آہ و خروش ان دیکھیں
وہ جو بیدار کیوں تو شب بھر / آہ و فریاد کیوں نہ ہو شب بھر
گو کہ فرقت کی رات ہے بھاری / بن گیا دل کو شغل بیکاری
اور تو کس سے دور چلتا ہے / انھیں باتوں سے دل بہلتا ہے
عشق کی کیوں نہ شکایت کریں / کیوں ہم اس کی شکایت نہ کریں
بعد وحشت ہوا انسان برباد / تیرے ہاتھوں سے ہو جہان برباد
تو نے کٹوائے سر ہزاروں کے / تو نے لٹوائے گھر ہزاروں کے
بے خبر تجھ سے خود آفات / ہے تجھی سے یہ تلخی اوقات
تو نے فرقت کا دل پہ داغ دیا / تو نے ناشاد و نامراد کیا
تیرے کارن ہے جی کی بربادی / تجھ سے ہو زندگی کی بربادی
واقعی پائے فساد ہے تو / ستم جان نامراد ہے تو
ہیں تجھی سے یہ ولولے دل کے / ہیں تجھی سے یہ حوصلے دل کے
تیرے باعث ہے جو سروں پہ خاک / تیرے ہاتھوں سے ہے گریباں چاک
تو نے دی آہ و سرد کی لذت / تو نے بخشی ہے درد کی لذت
تیرا انجام گریہ و زاری / تیرا آغاز ذلت و خواری
تیرا احسان حسرت جاوید / تیرے اسباب [illegible] امید
[illegible] تیر سا تجھی سے ہے / سینہ صد چاک تیر نیم کش سے ہے
دہر کا حق ترے کرم سے ہے / خودکشی تیرے دم قدم سے ہے
تو تہی آزادگی کا باعث ہے / دل کی بیمارگی کا باعث ہے
تیرا آغاز ہے مسلسل مرنا / تیرا انجام ہے اجل مرنا
تیری [illegible] طلب [illegible] / تو نے بے موت ہم کو مارا ہے
تری جلوہ جان بسمل ہے / بیگانہ جس کا تری قاتل ہے
مجھ سے ہے دل پہ حسرتوں کا ہجوم / خون [illegible] کی ہے تجھی سے دھوم
تو نے دکھلائے سبز باغ ہیں / تو نے کیا کیا دیے ہیں داغ ہیں
پہلے جس کو اسیر دار کرے / پھر پلٹ کر اسی پہ وار کرے
تیرا مقصود ہے نہ آرزوئے وصال / تیرا [illegible] کا ہے تجھ سے وصال
تو ہی پہلے تباہ کرتا ہے / قتل پھر بے گناہ کرتا ہے
کیسے وعدے ہزار تو نے / کس سے وعدہ وفا کیا تو نے
پھیر لیتا ہے جو دل [illegible] کے / داغ دیتا ہے آرزو دل [illegible] کے
کیوں نہ دالان جو پیر دل تجھے / دل پہ ہیں داغ متصل تجھ سے
تو نے دل کی بہار باغ مراد / تو نے تل کر دیا جہاں برباد
تو نے مارا ہے جان سے ہم کو / تو نے کھویا جہان سے ہم کو
دیکھ [illegible] یاں سے ہاتھ دھو بیٹھے / ہم دل و جان سے ہاتھ دھو بیٹھے
ہیں نہ [illegible] نگاہ نہیں تیری / نقش ہیں دل پہ کاوشیں تیری
دعویٰ سادگی [illegible] ہے تو / مرض بے سبب لاعلاج ہے تو
تیرا اک کھیل ہے ستمگاری / تیرا اک چٹکلا ہے عیاری
تیرا حیلہ ہے خوبی تقدیر / [illegible] تجھ سے گردش تدبیر
ہے ترے ساتھ ساتھ بیزاری / تجھ سے ہے درد [illegible] چارہ گری

اک زمانے کو غم دیا تو نے
اک جہاں پہ ستم کیا تو نے

عشق کی جب [illegible] گئیں [illegible] / ہو گئیں بیکار سب ہشیاریاں
روگ کیسے ہیں جنھیں بیماریاں / رنج و قلق کی ہیں یہ بیزاریاں
آہ ہے تاثیر کا آیا خیال / دل سے [illegible] گئیں بیقراریاں
فکر دنیا سے چھڑایا موت نے / ہو گئیں آسان سب دشواریاں
خاک میں [illegible] / خاک دل میں ہیں [illegible] ماریاں
موت کے پردے میں [illegible] / ہو گئیں ناپید سب بیماریاں

(مرزا)

مطلع دوم [illegible] مستثنیٰ [illegible]
[illegible] (ادیٹر)

اسباب ضعف عقل مع علاج

(از افادات سرکار مرزا مدظلہ)

[illegible]
[illegible]

کی آرام اور آزادی بھی ان کے ہیں اطاعت کرتا ہے۔

[illegible]

اسی طرح انسان کی عقلوں میں تفاوت ہوتا ہے
جو انسان جیسے بچپن میں [illegible]
کی تعلیم کا اثر بھی ان کی ذہنی حالت کو [illegible]
[illegible] یہ سلسلہ [illegible] کسی [illegible]
[illegible]
اور [illegible] سے بھی [illegible]
جن لوگوں کی تعلیم مساوی ہوتی ہے ان میں بھی
بین فرق نظر آتا ہے۔ تمام انسان [illegible]
مساوی استعداد لے کر پیدا ہوتے ہیں لیکن بعض
[illegible] قوت عقل کو کم [illegible] استعمال کرتے ہیں
انسان کا ایک [illegible] ہے ایک انسان دوسرے
انسان سے کم [illegible] جاتا ہے [illegible] اسی طرح
بھی اکثر انسان [illegible] عقل [illegible]
دوسرے [illegible] ضعیف العقل ہو جاتی ہے۔

انسان کی عقل ایک میزان خاص میں رہتی
گھٹتی رہتی ہے۔ جس طرح [illegible] عقل کا
پورا فائدہ اور اسی نسبت سے [illegible]
بھی مقابلۃً کم [illegible] جاتے ہیں۔

جسم اور ذہن میں ایک ہی [illegible] ہے۔ اگر [illegible]
[illegible] صحیح جسمانی ورزش سے [illegible]
اور [illegible] ہو جاتے ہیں اسی طرح ذہنی ورزش
سے عقل تیز ہوتی ہے [illegible] نہیں۔
ابتدائی تعلیم سے [illegible] ذہنی ترقی کے لیے
کی جاتی ہیں [illegible] کامیابی [illegible]
[illegible] لیکن جب انسان بالغ اور عاقل ہو [illegible]
ترقی کی طرف خود [illegible] اس حالت میں [illegible]
پہلے اسے [illegible]
[illegible] جس نے [illegible]
جن لوگوں کو [illegible]
[illegible] اپنی حالت [illegible]
[illegible] انھیں [illegible] اگر کوئی [illegible]
[illegible]
وہ انسان ہی نہیں [illegible] عقل [illegible] سے

[illegible] کے مطابق [illegible] عقل [illegible]
[illegible]
[illegible]
عقل کے بیان کیے ہیں۔ اول [illegible]
[illegible] زندگی کی [illegible]
ہے [illegible] ہے۔ گویا استاد [illegible] کسی کو
اس مطلب کے لیے [illegible] کریں [illegible] کہ
فلاں شخص [illegible] صاحب عقل ہے [illegible]
قول و فعل پر عمل کرنے لگیں۔ [illegible] عقل [illegible]
نہیں [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] دوسرے
[illegible] ہوتا ہے۔
مثلاً بیجا تعصب [illegible]
بے زبان [illegible] اور [illegible] بھی [illegible]
اپنی عقل سے بھی کام نہیں لیتے اور دوسروں کی بھی
نہیں سنتے۔ صرف اپنے ہم خیال اور ہم رائے
اشخاص کی سنتے ہیں۔ ان میں پڑھے لکھے آدمی
بھی شامل ہیں۔ [illegible]
[illegible] ان کو [illegible] بھی ایسی ہی [illegible]
[illegible] ان میں [illegible] کچھ لکھا ہوا ہے۔ یہ
اگر کسی کتاب سے اقتباس بھی کرتے ہیں تو صرف
ایسے ہی [illegible] جو ان کے بیجا تعصب کی
[illegible] کرتے ہوں۔ تیسرے وہ لوگ جو عقل
کے [illegible] ہیں کہ اپنی عقل اور عقل
کے فیصلوں پر کاربند ہوں لیکن [illegible]
اس کام کو اپنے ذمے لیتے ہیں کہ انھیں
لیاقت نہیں۔ [illegible] ان کا احساس درست ہے
[illegible] صحیح ہے۔ [illegible] ہے جو [illegible]
پر [illegible] ہے۔ [illegible] ایسے ہی [illegible]
[illegible] (ایڈیٹر) زندگی کی [illegible]
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] اخلاق۔ [illegible] کے اہم
مسائل میں بھی [illegible]
[illegible] فیصلوں پر قناعت کرکے [illegible] ہو جاتے
ہیں۔ حقیقت [illegible] کے [illegible] نہیں
[illegible] ایسے لوگوں کو [illegible] صرف اس [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
کی تحصیل میں ہوتی ہے۔ [illegible]
کی [illegible] کی ضرورت ہوتی ہے [illegible]
(ا [illegible] ایڈیٹر) [illegible] کسی [illegible]
[illegible] کر سکتا ہے۔

(علاج) ایسے لوگوں کے لیے [illegible] کسی
[illegible] استاد یا [illegible] تعلیم [illegible] کی [illegible]
[illegible] سے [illegible] حاصل نہ کر سکیں [illegible]
[illegible] اخلاق [illegible]
کے مشکل مسائل پر عقل آزادی کریں [illegible]
[illegible] منطق [illegible] اور [illegible] کا مطالعہ
کریں یا کسی استاد سے پڑھیں [illegible] منطق کی
[illegible] کی ضرورت نہیں۔ صرف علم منطق سے
غرض ہے [illegible] تھوڑی سی باتیں [illegible]
ہو سکتی ہیں [illegible] صرف بیجا تعصب
کے وقت (ایڈیٹر) [illegible]
ممکن ہے۔ اسکے بعد [illegible] کے چند مقالے
پڑھیں۔ [illegible] استدلال [illegible]
[illegible] استدلال کی ضرورت [illegible] ہیں۔ یہ [illegible]
[illegible] کی وسعت پر موقوف ہے۔ [illegible]
کے لیے [illegible] خاص [illegible] اس مطلب کے پورا
کرنے کی [illegible] علوم کا مطالعہ ضروری
ہے مثلاً طبیعیات، کیمسٹری [illegible]
[illegible] حیات۔ یا وہ علم جسکو [illegible]
نام سے موسوم کیا ہے اس کے بعد [illegible]
کے واسطے [illegible] نہایت ضروری ہے [illegible]
یعنی علم نفس کی ایک [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] کا [illegible]
ہو سکتا ہے [illegible] نہیں [illegible]
کے بعد بھی [illegible] ہوتی ہے (ایڈیٹر) اگر [illegible]
[illegible] صرف [illegible]

جواب [illegible] ہے کہ [illegible] ان الفاظ [illegible]
[illegible] نہیں ہے [illegible] خلاف [illegible]
[illegible] وقت کا حق
حالت ہے۔ [illegible]
یہ سمجھنا چاہیے کہ کلام [illegible] غلطیوں سے بچے [illegible]
[illegible] آگیا [illegible] صورت میں [illegible]
جمل مرکب کے [illegible] نہیں مل سکے۔ اگر تحقیق کے
[illegible] غور کر کے [illegible] طریقے سے [illegible]
حال ہے۔ [illegible] اہل کمال کی
تقلید ہی کرو۔ اور [illegible] زندگی بسر کرنے سے
باز آؤ تو بھلا۔

نوٹ از طرف اڈیٹر۔ ابھی ہم اہل لکھنؤ کے محاورے کی
تقلید انھیں آتا ہی کیا ہے؟

تفصیل اجمال و تشریح مقال

(نمبر ۲ بسلسلہ ۲۹ اکتوبر)

(۶) [illegible] جس [illegible] آپ نے
مطلع کہا ہے [illegible] اس فقرے میں [illegible] ایک ہی لفظ
[illegible] اعتراض مفصل نہیں
قیاس کر سکتے ہیں [illegible] ایک فارسی دوسرا ہندی لفظ
[illegible] لکھا گیا ہے [illegible] مرادف ہیں [illegible]
جناب [illegible] صاحب [illegible] کرتے ہیں [illegible] فقرہ اہل
زبان کے [illegible] نہیں [illegible] کوئی [illegible] کیوں؟
وجہ؟ سبب؟ علت؟ دلیل؟ کیا نکاح بیاہ۔
[illegible] ویران [illegible]
[illegible] جناب کے [illegible]
(۷) [illegible] قیامت کا
[illegible] کیا [illegible] ان دونوں فقروں کے
بارے میں [illegible] کی گئی ہے جو فقرہ نمبر ۲ میں
[illegible] ایک [illegible] ہے جس نے حضرت کے
مزاج میں [illegible] دخل [illegible] کیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible] نے بھی [illegible]
سے کہا تھا [illegible]

[illegible]
دیکھ جناب [illegible]
[illegible] آپ پسند کریں گے [illegible]
[illegible] اس [illegible] جواب [illegible]
[illegible] قانون
[illegible] نہیں؟ [illegible]
[illegible] قیامت۔ غضب۔ قہر [illegible]
[illegible] اصل حالت بیان
کرنے کے [illegible]
[illegible] حالت [illegible]
[illegible]

رات کا خواب [illegible]
آپ [illegible]

[illegible] اس [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہے کہ آپ [illegible]
طرح اہل زبان سے [illegible]
[illegible] کسی مشہور [illegible]
[illegible] کا نام لینے میں [illegible]
[illegible] نہیں۔ لیکن اگر آپ [illegible]
[illegible] کمی نہیں۔

واضح رہے کہ مضمون [illegible] آپ سے
مراد [illegible] آپ کی ذات
خاص۔ جواب مضمون [illegible]
صاحب سے مطلوب ہے [illegible]
ہاں اگر آپ جواب [illegible]
[illegible] کا کام ہے۔

(۹) [illegible]
[illegible] ہے کمال [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] ظاہر [illegible]
[illegible]
[illegible] مشہور [illegible]
[illegible]
[illegible] سے بدل گیا ہے۔

(۱۰) [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] صاحب نے [illegible]
[illegible] کرتے ہیں کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

(۱۱) [illegible]
[illegible] کی
[illegible] شاعر [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible]
[illegible]
اڈیٹر صاحب [illegible] کے جواب کی [illegible]
[illegible]
زبان اردو کو [illegible]

[illegible]
اردو میں اپنے [illegible] کے لحاظ سے [illegible]

جن

[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عراق میں اپنی فارسی میں بھی [illegible] کا [illegible]
جو اُن میں تھی۔ کیا وجہ ہے کہ [illegible] اختلاف تھے
علاوہ ہر زمانے میں تمام شعرا کا عربی کلام تمام عرب
سمجھ لیتے تھے۔ یہی نہیں کہ دنیا بھر کے عربی شاعر وسط
نجد و حجاز کے خصوصیات پر عمل کرتے اور
کلام میں اُن کو ملحوظ رکھتے کیونکہ وہی جانتے تھے
کہ [illegible] خیالات کے اعتبار سے مرکز
خاص نہ تھا۔ خیالات ہر شاعر کے جداگانہ ہوتے
ہیں جیسی کہ دیکھیے جس خیالات عربی زبان میں ادا
کرتا ہے مگر اسکی زبان بھی ہر عرب سمجھ سکتا تھا۔
خیالات جیسے بڑے ادبی زبان خود فکر کے بعد جگہ
تھے اسلئے کہ وہ [illegible] کے لیے ضرورت [illegible]
نہ تھے۔ علاوہ [illegible] لکھنؤ کا اصل سبب یہی ہو)
یا سبب تعلیم یافتہ ہو کہ ادبی مقام ہونے کے
باوجود [illegible] کا شکار ان سوسائٹیوں کی
مالی اعانت کرتے ہیں جو ادبی خدمات کرتی اور

(عدالت [illegible])

سمن بنام [illegible] مقدمہ

([illegible] - قاعدہ [illegible])

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

خصوصیات زبان کو برقرار نہیں رکھ سکیں۔ [illegible]
مرکز ہی تھا۔ آج ادھر [illegible] سے
زبان کی حفاظت کا فرض فراموش کر دیا۔ لکھنؤ
کا رہا سہا شعر بھی تک نہیں۔ یہاں کے شعرا [illegible]
کے باعث اگلوں کی تقلید ابھی تک کرتے ہیں مگر
شخصی حیثیت سے۔ یہی سبب ہے کہ خصوصیات
[illegible] نہیں چلا۔ لکھنؤ والے زبان کے [illegible]
نہیں [illegible] جنھوں نے تصرف کیا [illegible]
کہ اگلے بزرگوں کے نظم و نثر کلام میں جو ہم معنی الفاظ
تھے اُن پر انتخاب کی نظر ڈالی اگر کوئی لفظ زبان و
گوش پر گراں معلوم ہوا تو اسے ترک کر دیا باقی کو
اختیار کر لیا۔ خیالات کا استاد کوئی نہیں ہوتا
بندش اور محاورہ کی صفائی کی دیکھ بھال استاد
کا فرض ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر شاگرد [illegible]
اُستاد پر فضیلت رکھتے ہیں۔ بہر کیف جب تک ادبی
سوسائٹی خصوصیات زبان کی حفاظت کا بار اپنے
ذمہ نہیں لیتی وہ مقام جہاں خصوصیات مذکورہ
کی حفاظت کرنے والے تھے اور بھی زیادہ [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] انھیں لازم ہے کہ
[illegible] تفحص و تحقیق سے کام لیں۔ ورنہ
تنہا ہی کے ذمہ دار وہ ہوں گے۔ ہر جگہ کی اردو
مختلف ہوگی اور دوسرے اسے سمجھ نہ سکیں گے
تعصب سے کام نہیں چل سکتا۔

مطلب یہ ہے کہ حفاظت زبان کے حق میں لکھنؤ
کی بیکاری اور جہالت کس بے پروائی و عدم اخلاص سے
[illegible] ہوئی۔ چند ادب ناشناس [illegible] آدمیوں کا ایک
گروہ لکھنؤ کی گود میں بیٹھ کے اسکی داڑھی [illegible]
کا ارادہ رکھتا ہے۔ نہایت بیدردی اور سنگدلی کے
ساتھ اساتذہ کا ماضی و حال [illegible] اعتراض کرنا
اور [illegible] تضحیک [illegible] ہے۔ سوسائٹی منظم
نہیں۔ لکھنؤ والوں کے ہاتھ میں قلم نہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible] کہاں۔ [illegible] زبان کے [illegible]
اور زبان اور [illegible] سمجھاتے ہیں۔ خود لکھنؤ والے
بھی آپس میں [illegible] اتحاد نہیں رکھتے۔ انجمن
[illegible] ہے [illegible] الادب [illegible] ہے۔

اگر ایک [illegible] کہ
[illegible] دوسری جماعت [illegible] نہیں جاتی
[illegible] ہے۔ [illegible]
کرے۔ کہیں [illegible] شکست [illegible]
[illegible] اختلاف [illegible] ذاتی شہرت کا فائدہ حاصل
کرتے ہیں۔ اور جناب مرزا محمد عسکری صاحب [illegible]
نظم طباطبائی صاحب یا جناب [illegible] صاحب
صاحب یا جناب [illegible] انھیں تک
پہنچاتے ہیں۔ لکھنؤ میں کوئی رسالہ اہل لکھنؤ کے
اہتمام سے جاری ہوتا ہے تو نہ اسکی [illegible]
کرتے ہیں نہ [illegible] مشورہ
دیتے ہیں نہ مالی مدد کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں
اردو کا جو حشر ہو گا وہ غالباً جناب طباطبائی کی
[illegible] سے آ جائے گا۔ جناب طباطبائی کی
[illegible] کے بارے میں صحیح [illegible]
[illegible] اور [illegible] واضح ہوتا ہے۔
لکھنؤ کا کوئی فرد اس لفظ کے معنی سے جاہل نہیں
آج کی حالت پر [illegible]
[illegible] مثلاً صرف ایک [illegible]
کرتا ہوں) میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ مسٹر
[illegible] کی ہندوستانی و انگریزی ڈکشنری میں
[illegible] سو برس [illegible] زمانہ گزرا
[illegible] رنگ میں کسی چیز کو ڈبونے کے ہم معنی ہے
[illegible] ڈکشنری نہیں [illegible]
[illegible] ڈکشنری [illegible] مصنف جان شیکسپیئر مشہور
مستشرق [illegible] سامنے ہے وہ [illegible]
طرح [illegible] کرتے ہیں To dip in [illegible] on colouring ([illegible])
(کسی چیز کو رنگ میں غوطہ دینا) تعجب ہے کہ
[illegible]
تمام لکھنؤ اسکے معنی جانتا ہے اور نہ جانیں تو غالب
[illegible]
اصول لغت [illegible] کے ماہر خود ہی سمجھ سکتے
ہیں کہ [illegible] تمام الفاظ [illegible] معنی کا [illegible]
[illegible]



اعلان

ڈھنڈورا۔ خلق خدا کی۔ ملک بادشاہ کا۔ حکم ساری قوم کا در یہ ہو یا سر میں ہندوستان کو آج جاری ہے گی جو رہ۔ گرم و دم۔ گرم و دم۔ گرم و دم!!!

شیخ: یہ ابھی پوری طرح ہوا۔ رولٹ ایکٹ۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ یہ ایکٹ وہ ایکٹ کی رو سے جرم گرفتار اور آزاد گم ہے۔



گل صبحدم از باد برآشفت و بریخت
با باد صبا حکایتی گفت و بریخت

بدعهدی عمر بین که گل در ده روز
سر بر زد و غنچه کرد و بشکفت و بریخت

اگر آپ خواں ہیں [illegible] پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو [illegible]
سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ کا نظارہ ہو [illegible] گل کی خوشبو کا نظارہ

ہونے کو ہے۔ یا اسکا نتیجہ ظاہر کرنے والے الفاظ کا مخفف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ڈوبنا = انگریزی میں لفظ ڈپ (ڈوبنا۔ غوطہ دینا۔
= غوطہ دینا (یونانی) ڈوبنا۔ ڈبونا۔
= ڈوب ۔ ڈوبنا (یونانی) ڈوبنا۔ ڈبونا
ڈوبنا (لفظ مذکورہ مخفف ہے جسکا تلفظ بشکل دپ ہے) ط اور ساکن اصل جڑ آخر لفظ میں اپنی آواز ظاہر کرتا ہے مگر ثقیل ہونے کے باعث ب یا پ سے بدل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے انگریزی میں ڈپ ۔۔۔۔ اسکا تلفظ ہوا۔ سنسکرت میں (ڈ اور ساکن ہوا) ڈوب ڈوب کے تلفظ میں کوئی امتیاز نہیں وہی اور وہی ایک ہی شے ہے۔

(عبرانی) دبع (رنگ دینا) اور ڈبونا۔ رنگنے اور ڈبونے کے معنی بھی آئے۔ عبرانی میں لیے گئے ہیں۔ یہ دونوں رنگنے کی کیفیت اور فعل ظاہر کرتا ہے۔ ڈوب وہی (اُسی) کام میں رنج اور پژمردگی کا امتیاز رکھتا ہے۔ یہی ڈوب دینے سے ادا ہوتا ہے۔ ہوئے کپڑے کی حالت ہے۔

دو با زیادہ پھول یا ادنی پھول کے درخت میں ایک کپڑا ایسا ہوتا ہے انگلستان میں اکثر ریشم کو اسی کپڑے کے رنگ میں ڈوب دیتے اور رنگتے تھے۔ یہ دو پاؤں کا ہوتا۔ ۳۰۔ ۴۰ برس اُس طرف بیچ کی ساری عطاروں کی دوکان سے دستیاب ہوتا تھا۔ اب رنگ کی پڑیوں نے ساری رنج کردی۔ اسکی شکل ماؤنڈ نک سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسمیں ڈوب دیے ہوئے کپڑے کا رنگ کبھی بدلتا نہیں بہت پختہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ اسیوجہ سے انہیں ہو اسکا نام بھی باعتبار ڈوب دینے کے رکھا گیا۔ اب دوسری اصلی الفاظ متعدد ہو گئے انکی جگہ عربی الفاظ نے ایرانیوں کی رضامندی سے جگہ لے لی۔ دوریتا

کو مطابق کوئی مصدر یا اسم فارسی لغت میں موجود ہو گو وہ ایک نیا (آباد) ہے یعنی اسم ہوت ہے۔ اور مشتقات ہیں کی ب سے بدل جاتی ہے۔ جیسے زنش ہے اور سب ہے

حضرت طباطبائی کا حال اس دیباچی سے واضح ہوتا ہے:

انکھار کی کچھ فکر میں کا باعث روگ ہے
آل آئیے!

ادرہ ادب اردو الانشا

پنجم۔ جناب والا! آپ نے تشبیہ کے نئے اقسام کیے



وغضب ہے جاں جو اب ہر کا کسی کا گم ۔ پکڑ کے ہاتھ ہر اک کھینچتا ہے کر جا بجا سے

ہیں جن بیچاروں کی نگاہ صرف صحیح و صنائع تک ہر پیچ کے رنگینی ہے وہ حیران ہونگے تشبیہ اور اسکے مقابل کا تذکرہ کیے اور بھی اقسام ہیں مثلاً تشبیہ الشئ بنفسہ۔ تشبیہ البرہان۔ اختراع۔ عکس اختراع۔ تشبیہ النفی۔ تشبیہ القریبہ۔ تشبیہ السلب۔ تشبیہ مستعار۔ تشبیہ الحسنی وغیرہ کیا اصول ان کا بھی نام ہے یا نہ

(۳) مختلف الفاظ سے ایک ہی مطلب و مقصود ادا کرنا علم بیان کا منشاء ہے کہ اس سے افادہ کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اسکے مبادی بعض عقلی ہیں خلاصہ یہ کہ تشبیہات۔ علاقہ نسبت اور بعض وجدان و ذوق سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے تمام شفق صاحب کے بعض

الفاظ پر باعتبار علم لسانی و بیان رد و قبول بھی فرمائے اور بعض میں اجمال سے کام لیا ہے یا اظہار اصول لغت پر تقریر ختم کردی ہے۔ اگر جناب حضرت تفصیل فرمائیے تاکہ جن لوگوں نے غلطی کی اس صورت سے پایا ہے کہ الفاظ بازاری ہیں ہوتے ہیں ان کے مرض مزمن کا علاج ہو سکے۔ ایڈیٹر

تصحیح مضمون تفصیل اجمال

مورخہ ۲۹ اکتوبر

صفحہ ۵ سطر ۱۷ مضمون بجائے بے غرض جو اب پیش کیا گیا۔

صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۱۴ میں یا صحیح ہے۔

صفحہ ۹ کالم ۱۔ آخری سطر سے پہلے یہ عبارت پڑھنا چاہیے: کہ جب جناب نازش بہا پوری سے تعلق کی قدری کا ایک مصرعہ سناتے۔ ڈوب پر ڈوب تھم لیتے ہے۔

صفحہ ۹۔ کالم ۱ سطر ۲ جو الفاظ انتخاب ہوا صحیح ہے۔

صفحہ ۹ کالم ۲ سطر ۲ میں جا بجا چشم کی جگہ "آنکھ" ہے وہ اور غلط ہے۔

صفحہ ۹۔ کالم ۳ گیارھویں سطر کے بعد یہ عبارت چاہیے۔ چشم کی جگہ میر صاحب آنکھوں میں بھی سرمہ کا دنبالہ ظاہر فرماتے ہیں (در دلیت ما ہے)

کیسی آنکھوں میں لو سرمہ کا دنبالہ رکھے ہے

صفحہ ۹ کالم ۱ سطر ۱۳ صحیح مصرعہ یہ ہے

"چشم ہو تو آئینہ خانہ ہے دہر"

اسم نویسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ الکریم

وہ اصحاب الفقیر۔

اما بعد بعض حضرات کا ذاتی اعتقاد ہے کہ [illegible] گزر ہے [illegible] گذشتہ نہیں [illegible] اس کی دلیل [illegible] کے صحیح ہونے کی نہیں [illegible] نے سچ بولنے کی قسم کھائی ہے [illegible] ہے کہ ایک بہت بڑی دلیل [illegible] ہوتی جاتی ہے [illegible] تحقیق نا ہے۔

(۱) بندہ [illegible] تین سو برس سے گھنٹہ میں سکونت پذیر ہے [illegible] بھی اعلیٰ۔ معتبر [illegible] منشی گنج [illegible] کی مسجد کا [illegible] کے خاندانی یادگار رہی۔

[illegible] نواب وزیر [illegible] تھے [illegible] جدہ [illegible] منشی سید [illegible] منشی صاحب [illegible] رہتے تھے کہ نواب آصف الدولہ گھنٹہ تشریف لائے اور منشی صاحب کے مکان [illegible] منشی گنج [illegible] کسی مقام پر [illegible] تحقیق نا ہے۔

(۲) [illegible] منشی گنج [illegible] والد شیخ [illegible] تھے اور منشی صاحب سے [illegible] تھے۔ البتہ باغ کی زمین پر حضرت شاہ [illegible] قلندر کی قبر تھی جب نواب سعادت علی خاں نے اس مقام پر باغ بنانا چاہا اور سنا گیا کہ شاہ صاحب کی قبر [illegible] والی ہے [illegible] بزرگ ہو گئے۔ [illegible] کے والد اس گروہ کے [illegible] تھے مگر انھوں نے [illegible] کا مقابلہ کرنے کے [illegible] تمام [illegible] سب [illegible] لوگ [illegible] مقابلہ [illegible] صاحب کی [illegible] غلطی [illegible] نے سب [illegible] شیخ اس [illegible] نہ سالم حالت میں دوسری جگہ [illegible] چنانچہ [illegible] قبر [illegible] کی بنیاد [illegible] باغ کی [illegible] موجود ہے۔

[illegible] صاحب [illegible] گھنٹہ میں [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

شیخ [illegible] خدا - خدا [illegible] شیخ

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

صحت کو کوئی نہیں روک سکتا لیکن اگر کوئی کہے کہ انسان ... ضعیفی دور کرنے کی تدبیر ... [illegible] ... اعضا کو حرکت دینا ہے ... [illegible] ... شکایت ... [illegible] ... دوسرے بیماریاں ... اعضا کو کس طرح حرکت دینا چاہیے اس کے واسطے کتاب میں ... [illegible] ... کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں ہے یہ کتاب زیادہ تر بیماروں کے واسطے مفید ہے ... ورزش وغیرہ کرنے کا ... [illegible] ... دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ... مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کیجیے ... اس کتاب کی قیمت ... ایک روپیہ ... تاکہ عام طور پر لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسینہ اینڈ کمپنی ... [illegible]

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح ... [illegible] ... بدہضمی ... [illegible] ... امراض ... [illegible] ... المشتہر ... [illegible]

ایجنٹ ... [illegible] ... لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) ... [illegible]

(۲) ... [illegible]

(۳) ... [illegible]

(۴) ... [illegible]

... صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اگر آپ ... [illegible] ... طبیبوں ... [illegible] ... صحت ... [illegible] ... حاصل کرنا ... [illegible] ... اگر آپ ... [illegible] ... فیس ... [illegible] ... ایک کارڈ لکھ کر ... [illegible] ... فہرست ... [illegible] ... تمام ... [illegible]

منیجر دواخانہ ... [illegible] ... لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۷ء

(۱) اردو ... [illegible] ... قیمت فی جلد ... [illegible]

(۲) ... [illegible] ... فروخت ... [illegible] ... قیمت ... [illegible]

(۳) ... [illegible] ... مضامین ... [illegible] ... طلب فرمائیے ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

... سید ... [illegible] ... صاحب ... [illegible] ... شاعری کی ... [illegible] ... استادی ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

... [illegible]

وہ بے نظیر کتاب جس نے ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے ... [illegible] ... اس سے بہتر کتاب ... [illegible] ... مصنف ... [illegible]

... [illegible]

لیجیے

... [illegible] ... کتاب پر ... [illegible] ... دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

... [illegible] ... اس کتاب ... [illegible] ... اگر آپ ... [illegible] ... اصلی قیمت ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجیے۔ منیجر جنرل بک ڈپو ... لکھنؤ